آزاد تجارت ہی بہترین تجارت ہے

تجارتی تحفظ پسندی کا بھوت ایک مرتبہ پھر سر اُٹھا رہا ہے۔ ویسے تو یہ ہمیشہ ہی ایک نقصان دہ اور احمقانہ پالیسی ہوتی ہے، لیکن معاشی بحران کے وقت یہ خصوصاً تباہی کا سامان ہے جبکہ اس سے عالمی معیشت کو بھی خطرات لاحق ہو رہے ہیں۔ تجارتی تحفظ پسندی کا مخصوص دعویٰ یہ ہے کہ جب حکومت ملکی صنعت کاروں کو اجارہ دارانہ اختیار سے نوازتی ہے تو قومی خوشحالی میں اضافہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ صدیوں کے معاشی استدلال، تاریخی تجربے، اور تحقیقی مطالعات نے بار بار یہ بتایا ہے کہ یہ دعویٰ قطعاً غلط ہے۔ تجارتی تحفظ پسندی، غربت کو جنم دیتی ہے خوشحالی کو نہیں۔ تحفظ پسندی ملکی نوکریوں اور صنعتوں کو تحفظ دینے کے بجائے انھیں تباہ کرتی ہے کیونکہ یہ برآمدی صنعتوں اور ان صنعتوں کو نقصان پہنچاتی ہے جو اشیاء کی پیداوار کے لیے درآمدات پر انحصار کرتی ہیں۔ مقامی فولاد کی کمپنیوں کو "تحفظ" دینے کے لیے مقامی فولاد کی قیمتوں کو بڑھانے سے گاڑیوں اور فولاد سے بننے والی دوسری متعدد اشیاء کو بنانے کی لاگت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ تجارتی تحفظ پسندی احمقوں کا کھیل ہے۔

لیکن یہ حقیقت کہ تجارتی تحفظ پسندی دولت کی تباہی کا سبب بنتی ہے اس کا بدترین نتیجہ نہیں۔ بدترین نتیجہ یہ ہے کہ تجارتی تحفظ پسندی امن کو تباہ کرتی ہے۔ ان تمام لوگوں کے لیے جو کُل کا بھلا چاہتے ہیں اور تہذیب کے دوست ہیں، معاشی قوم پسندی کے خلاف فیصلہ کن انداز میں آواز بلند کرنے لیے یہ کافی وجہ ہونی چاہیے، کیونکہ معاشی قوم پسندی کشمکش کی آئیڈیالوجی ہے جس کی جڑیں جہالت اور تجارتی تحفظ پسندی میں پیوست ہیں۔

دوسو سال قبل، مانٹیسقیو نے اس خیال کا اظہار کیا تھا کہ "امن تجارت کا فطری نتیجہ ہے۔ دو قومیں جو اختلاف رکھتی ہوں اس طرح ایک دوسرے پر باہمی انحصار کرنے لگتی ہیں: کیونکہ اگر ایک خریدنے میں دلچسپی رکھتی ہے تو دوسری بیچنے میں دلچسپی رکھتی ہے؛ اور یوں ان کے اتحاد کا دارومدار ایک دوسرے کی ضرورتیں پوری کرنے پر ہوتا ہے۔"

تجارت کی سب سے بڑی دین امن ہے۔ تجارت امن کو فروغ دیتی ہے: جزواً اس طرح بھی کہ یہ مختلف لوگوں کو لین دین کی ایک مشترکہ ثقافت میں پرو دیتی ہے، لین دین جو کہ اصل میں ایک طرح کا روزانہ کا عمل ہے جس میں دوسروں کی زبان، سماجی اطوار، قوانین، توقعات، خواہشات، اور قابلیتیں سیکھی جاتی ہیں۔

تجارت لوگوں کے درمیان باہمی امداد وتعاون کے رشتوں کوتقویت دے کر امن کو استحکام دیتی ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے تجارت کراچی اور فیصل آباد، پیرس اور لیون، بوسٹن اور سیاٹل، کلکتہ اور ممبئی، کے معاشی مفادات کو متحد کرتی ہے، اسی طرح تجارت کراچی اور کلکتہ، پیرس اور پورٹ لینڈ، بوسٹن اور برلن، کے معاشی مفادات کو بھی متحد کرتی ہے، اور ان تمام قوموں کے لوگوں میں اتحاد پیدا کرتی ہے جو باہمی تجارت کے بندھن میں بندھے ہوتے ہیں۔

اس حوالے سے کی جانے والی بیشتر معتبر تحقیق یہی بتاتی ہے کہ تجارت امن کو فروغ دیتی ہے۔

اس سبق کو نظر انداز کرنے کا نتیجہ کیا ہوتا ہے اس کی نہایت المناک مثال دوسری جنگِ عظیم ہے۔

1929 اور 1932 درمیان زیادہ تر امریکہ کے 1930 کے سموٹ-ہالی ٹیرف اور دوسری قوموں کے جوابی ٹیرف کی وجہ سے بین الاقوامی تجارت 70 فیصد گر گئی۔ ماہرِ معاشیات مارٹن وولف کا کہنا ہے کہ ''تجارت میں اس گراوٗنے، خاص طور پر جرمنی اور جاپان کے معاملے میں، خود انحصاری اور علاقائی توسیع کو بڑی تیزی سے مہمیز کیا۔''

جلد ہی انسانی تاریخ کی تباہ کن اور خطرناک جنگوں کا آغاز ہو گیا۔

تجارت جنگوں کو محدود کرتی ہے اور زندگی کو تحفظ دیتی ہے۔

تجارت خوشحالی میں اضافہ کر کے اور اسے زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پھیلا کر بھی زندگی کو تحفظ دیتی ہے۔ اس بات کے حق میں شہادت کو نظر انداز کرنا ممکن نہیں کہ آزاد تر تجارت خوشحالی کو فروغ دیتی ہے۔ خوشحالی عام مرد و عورت کو طویل تر اور زیادہ صحت مندانہ زندگی گزارنے کے قابل بناتی ہے۔

اور طویل اور صحت مندانہ زندگی پُر امن طور پر گزارنے سے لوگ عالمی معیشت کے ساتھ جُڑتے اور آزاد تجارت کے ہی لائے ہوئے مختلف النوع ثقافتی تجربات سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ یوں دنیا بھر کے رنگ برنگ اضافوں سے ثقافت بھی مالا مال ہوتی ہے اور یہ بات اشیاء اور خیالات کی آزاد تجارت سے ہی ممکن ہو پاتی ہے۔

تجارت بلاشبہ مادی خوشحالی میں اضافہ کرتی ہے۔لیکن اس کی سب سے بڑی دین کو پیسوں میں تولنا ممکن نہیں۔ یہ سب سے بڑی دین ایسی زندگیاں ہیں جو زیادہ آزاد، زیادہ مکمل، اور جنگ کی تباہ کاریوں سے زیادہ محفوظ ہوتی ہیں۔

بہ ایں سبب، ہم زیرِ دستخطی یک آواز ہوکر تمام قوموں کی حکومتوں سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ تنگ نظروں اور تحریص پسندوں کے تجارتی پابندیوں کو بڑھانے کے مطالبات کو درخورَ اعتنا نہ سمجھیں۔ مزید برآں، ہم ان سے یہ تقاضا بھی کرتے ہیں کہ وہ آزاد تجارت پر لگی ہوئی موجودہ تحفظ پسندانہ پابندیاں بھی ختم کریں۔ہم ہر حکومت سے یہ درخواست کرتے ہیں:

اپنے شہریوں کو نہ صرف اپنے کھیتوں کھلیانوں، کارخانوں، اور اپنی تخلیقات بلکہ دنیا بھر کے کھیتوں کھلیانوں، کارخانوں، اور تخلیقات کے ثمرات سے لطف اندوز ہونے دیں۔اس کا نتیجہ بڑھتی ہوئی خوشحالی، بھرپور زندگی، اور امن کی رحمتوں کی صورت میں نکلے گا۔